مع رجسٹر نمبر ... ویزادی الثمن ...

قصداً او یزادی

زیادة الثمن قصداً ،

وکذا فی کتاب الحجة علی أهل المدینة ج ۲ ص ۲۹۶ ،

والفتاوی الهندیة ج ۳ ص ۱۳۶ ،

نیز تفصیل کیلئے دیکھئے بحوث فی قضایا فقهیة

معاصرة ، "أحکام البیع بالتقسیط" ، اور امداد المفتین ۸۵۹ و ۸۶۰

اور عزیز الفتاوی ص ۶۳۴ و ص ۶۳۵ ، اور احسن الفتاوی

واللّٰہ سبحانہ وتعالی اعلم

بندہ محمد زبیر عفی عنہ

رفیق دار الافتاء - دار العلوم

۲۲-۶-۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف ...

دار الافتاء دار العلوم کراچی

۲۲-۶-۱۴۲۴ھ

برائے نظر ثانی در استصواب

(۱)

سفر المرأة وقيامها بغير محرم

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم ...... امابعد

مدرسۃ البنات میں بالغ طالبات کے محرم کے بغیر قیام کرنے کے حوالہ سے دارالعلوم کراچی سے ایک فتویٰ جاری کیا گیا تھا، جس کے مجیب محمد برہان الدین اور مصدقین میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم و مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم و دیگر دارالافتاء کے حضرات ہیں (اس فتوے کا رجسٹر نمبر ۲۱/۲۸۷ ـ مؤرخہ ۱۴۱۸/۶/۲۶ھ ہے) اس فتوے کی رو سے شرعی مسافت پر مدرسۃ البنات میں بالغ لڑکیوں کا قیام کرنا اور وہاں تک کا سفر بلامحرم کرنا ناجائز و حرام قرار دیا گیا ہے۔

جہاں تک بالغ طالبات کا بغیر محرم شرعی مسافتِ سفر طے کرنے کا تعلق ہے، تو اس کی حرمت واضح ہے اور اس کو ناجائز قرار دینا درست ہے ۔ لیکن بالغ عورت کا کسی جگہ پر (قطع نظر مدرسۃ البنات سے) بغیر محرم قیام کرنا شرعاً کیسا ہے؟ آیا یہ بھی سفر کی طرح ناجائز و حرام ہے یا یہ ایک مستقل مسئلہ ہے۔ اس کو محض احکام سفر پر قیاس کرتے ہوئے ناجائز و حرام قرار دینا (جیسا کہ بحوث فی قضایا فقهیہ معاصرہ ص ۳۳۷ ـ اور فقہی مقالات ج ۱ ص ۲۴۹ سے بھی ظاہر ہوتا ہے) یہ قابل تأمل ہے ۔ اس سلسلہ میں غور و خوض کرنے کے لئے یہ مسئلہ، راولپنڈی و اسلام آباد کے مختلف دارالافتاء سے منسلک حضرات کی خدمت میں پیش کیا گیا ۔ اور ادارہ غفران راولپنڈی میں اس پر اجتماعی انداز میں غور و فکر ہوا ۔ جس میں مندرجہ ذیل احباب شریک ہوئے (۱) مفتی شکیل احمد صاحب (۲) مفتی دوست محمد صاحب (۳) مفتی محمد رضوان صاحب (۴) مفتی عبداللہ صاحب (۵) مفتی محمد یونس صاحب (۶) مفتی ریاض محمد صاحب (۷) مفتی عبدالکریم صاحب (۸) مفتی شاکر صاحب (۹) مفتی محمد امجد صاحب (۱۰) مفتی مقبول الرحمٰن صاحب ۔ شرکاء مجلس غور و فکر کرنے کے بعد جس نتیجہ پر پہنچے، اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

محدثین و فقہاء کرام کی مختلف عبارات میں غور کرنے سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اصولی طور پر عورت کے بلامحرم گھر سے نکلنے، سفر کرنے کے عدم جواز کی علت اصلیہ "خوفِ فتنہ" ہے، نہ کہ محض مسافتِ سفر۔ کیونکہ بعض وہ صورتیں جن میں خروج المرأة کی عام حالات میں اجازت ہے خوفِ فتنہ کی حالت میں ان کو بھی فقہاء کرام ناجائز فرماتے ہیں، چنانچہ امام قرطبی رحمہ اللہ امام طحاوی کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں:

ويجمع معانى الأثار فى هذاالباب وان اختلفت ظواهرها الحظر على المرأة ان تسافر سفرا يخاف عليها فيه الفتنة بغير محرم قصيرا كان او طويلا . واللّٰه اعلم (تفسير القرطبى ج ۵ ص ۳۳۸ مكتبه حقانيه پشاور)

امام قرطبی رحمہ اللہ نے یہ قول سفر المرأة بغیر محرم کے مسئلہ کے حوالہ سے مختلف روایات ذکر کرنے کے بعد ان میں تطبیق دینے کے لئے بیان فرمایا ہے، جس

Scanned by CamScanner

سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لئے اکیلے گھر سے نکلنے کی ممانعت کی علت "فتنہ" ہے اور اگر فتنہ نہ ہو تو کسی عورت کے لئے اکیلے گھر سے نکلنا حرام ہے تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ شرعی مسافت سفر کے لئے تو عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے کیونکہ اس حالت میں عورت کے ساتھ محرم ہونے کی قید منصوص ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور نص میں ذکر کردہ صورت میں بیان کردہ حکم علت سے ہٹ کر (یعنی فتنہ) کی وجہ سے اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا حدیث شریف میں ہے:

لایحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر ان تسافر ثلاثة ایام الا مع محرم او زوج (مسلم)

اس بناء پر خواہ اس صورت میں فتنہ ہو یا نہ ہو عورت کے لئے اس قدر سفر کرنا بلا محرم ممنوع ہے کیونکہ اس مذکورہ مدت کے سفر کو شریعت نے فتنے کے قائم مقام قرار دے دیا خواہ فتنہ بظاہر معلوم نہ ہو رہا ہو جیسا کہ شریعت مطہرہ نے مسافت شرعی کو مشقت کے قائم مقام قرار دے کر قصر کا حکم جاری فرما دیا ہے، خواہ کسی کو بظاہر مشقت بھی محسوس نہ ہو۔ رہا شرعی مسافت سفر سے کم کا مسئلہ تو چونکہ یہ بالذات نص کی ممانعت کے تحت داخل بھی نہیں، اس لئے محرم کا اس صورت میں ساتھ ہونا ضروری نہیں (الا ان تکون فتنة) علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فالحاصل ان حالة السفر نفسها مانعة من خروج المرأة بغير زوج او محرم بخلاف حالة الحضر فان نفسها ليست بمانعة بل منعها لعارض فيمنع من الخروج لمدة السفر على الاطلاق ولا يمنع من الخروج الى اقل من مدة السفر على النهي للعارض (اعلاء السنن ج ١٧ ص ٣٨٥)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مدت مسافت پر عورت کا خروج بغیر محرم کے مطلقاً (بغیر کسی فتنہ وغیرہ کی قید کے) منع ہے اور مدت مسافت سے کم پر خروج خاص صورت کے ساتھ مقید ہے اور وہ فتنہ ہے، گویا کہ مدت مسافت پر نہی اصلی اور اس سے کم پر عارضی ہے۔ فقہاء حنفیہ نے جو تین دن کی روایت کو ترجیح دی ہے اس ترجیح کی مختلف وجوہات ہیں (ملاحظہ ہو فتح الملہم ج ٣ ص ٣٧٦) ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس مدت کو سفر کے دیگر احکام مثلاً نماز قصر وغیرہ سے مشابہت حاصل ہے، گویا کہ اس مدت کو شریعت نے بعض امور میں معتبر سمجھا ہے۔ واحتج ابو حنيفة بان مادون السفر الشرعي في حكم البيت في جميع الاحكام كعدم جواز القصر وعدم جواز اخذ الزكاة للغني الذي له مال في الوطن لا في السفر الخ (ملاحظہ ہو اعلاء السنن ج ١٧ ص ٣٨٥)

وفي البدائع: ثم المحرم والزوج انما يشترط اذا كان بين المرأة وبين مكة ثلاثة ايام فصاعدا فان كان اقل من ذلك حجت بلا محرم لان المحرم يشترط للسفر ومادون ثلاثة ايام ليس بسفر فلا يشترط فيه المحرم اه (بدائع الصنائع ج ٢ باب شرائط فرضية الحج)

وفي الشامية: قوله في سفر هو ثلاثة ايام ولياليها فيباح لها الخروج الى مادونه لحاجة بغير محرم (بحر) وروي عن ابي يوسف كراهة خروجها وحدها مسيرة يوم واحد وينبغي ان يكون الفتوى عليه لفساد الزمان شرح اللباب ويؤيده حديث الصحيحين لايحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تسافر مسيرة يوم وليلة الا مع ذي محرم عليها وفي لفظ لمسلم مسيرة ليلة وفي لفظ يوم (رد المحتار ج ٢ ص ٤٦٤ تا ٤٦٥)

شامی کی عبارت سے معلوم ہوا کہ فتنہ کی صورت میں مدت مسافت شرعیہ سے کم میں بھی ممانعت ہوگی۔ اس تمہید کو عرض کرنے کا مقصود یہ ہے کہ عورت کے لئے بلا محرم سفر کرنے کی ہر صورت میں (خواہ اس صورت کی اصولی اجازت بھی ہو) ممانعت کی علت "خوف فتنہ" ہے نہ کہ محض مسافت سفر، البتہ شرعی سفر کی صورت میں ممانعت کی وجہ نص ہے جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے، اس لئے اس ممانعت کی ذیل علت سے ہٹ کر قیاس کو قرار دینے کی ضرورت نہیں۔ رہا یہ مسئلہ کہ عورت کے لئے کہیں قیام کرنے کے لئے محرم کا ساتھ ہونا شرعاً ضروری ہے یا نہیں؟ تو غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کا تعلق "مسافت سفر" کے ساتھ نہیں ہے کہ اس کو بنیاد بنا کر جواز یا عدم جواز کا حکم لگایا جائے بلکہ اس کا تعلق بھی فتنہ و عدم فتنہ کے ساتھ ہے، کہ اگر کہیں قیام بلا محرم باعث فتنہ ہو تو ممانعت ہوگی ورنہ نہیں۔ اس کی وجہ محض مسافت سفر پر قیام ہونا نہیں ہے، کیونکہ فقہاء کرام کی بعض عبارات سے عورت کے بغیر محرم کے قیام کرنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے، چنانچہ محدث کبیر حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

فهو يدل بعبارته على كون المسافرة مختصة بهذا الحكم دون المقيمة لكون النهي مقيدا بالمسافرة (اعلاء السنن ج ٧ ص ٢٧٥) اور حاشیہ میں لکھتے ہیں: (فقد ثبت اتفاقهم على كون النهي مختصا بالمسافرة دون المقيمة)

معلوم ہوا کہ محرم کے ساتھ ہونے کی قید صرف سفر کی حالت میں ہے نہ کہ اقامت کی حالت میں۔ علامہ سرخسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ولو سافر بها ثم طلقها ...... اما في الطلاق البائن ...... ان كان كل واحد من الجانبين مسيرة سفر ..... فاما ان كانت في مصر او قرية تقدر على المقام فيه فليس لها ان تخرج عند ابي حنيفة حتى تنقضي عدتها وعند ابي يوسف ومحمد ان لم يكن معها محرم فكذلك وان كان معها محرم فلها ان تخرج الى اي الجانبين شاءت لانها غريبة في هذا الموضع والغريب يؤذى الخ (المبسوط كتاب الطلاق باب العدة ج ٦)

اور محقق ابن ہمام رحمہ اللہ فتح القدیر میں (مذکورہ بالا مسئلہ کے حوالے سے) لکھتے ہیں:

فان كانت في مصر لم تخرج بغير محرم لان ما يخاف في السفر بغير محرم اعظم مما يخاف عليها في المصر، فكان المكث في المصر اولى اه (باب العدة قبيل باب ثبوت النسب ج ٤ وهكذا في الهداية كتاب الطلاق ج ١) قال ابن قدامة: ويخرج مع المرأة محرمها حتى يسكنها في موضع ثم ان شاء رجع اذا امن عليها وان شاء اقام معها حتى يكمل حولها اه (المغني ج ١٠ ص ١٣٤ التغريب الى بلد غير وطنه، كتاب الحدود)

ان جزئیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ (سفر کے مقابلہ میں) کسی جگہ قیام کرنے کے لئے عورت کا محرم ہونا (عند عدم الفتنہ) شرعاً ضروری نہیں

Scanned by CamScanner

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی

مضمون سوال وجواب

کیونکہ اگر عورت کے قیام کرنے کے لئے محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہوتا تو ان حالات میں فقہاء کرام ضرور اس کی قید لگاتے جیسا کہ سفر کے لئے شرط محرم لگائی گئی ہے، اور قاعدہ ہے السکوت عن البیان عند الحاجة الی البیان دلیل علی وجوبه (المعجم المفهرس ص ۱۹۱) اور دوسری بات یہ ہے کہ ان صورتوں میں مسافت سفر پر قیام ہے، اور اس میں عورت کے پندرہ یوم سے کم یا زیادہ قیام کرنے کی کوئی قید نہیں ہے، معلوم ہوا کہ عورت کے قیام کے جواز کے لئے محرم ساتھ ہونے کی شرعاً کوئی شرط نہیں، خواہ وہ عورت پندرہ یوم سے کم کی نیت سے مقیم ہو یا زیادہ۔

المغنی کی عبارت میں تو سفر اور قیام میں واضح فرق مذکور ہے (یاد رہے کہ بحوث اور فقہی مقالات میں سفر کے مسئلہ میں بطور استدلال مغنی کی عبارت پیش کی گئی ہے، اور قیام کو سفر پر قیاس کر کے حکم لگایا گیا ہے۔ جبکہ مغنی کی ہماری اوپر پیش کردہ مذکورہ عبارت اس قیاس کی مزاحم ہے، چنانچہ بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرہ کی عبارت یہ ہے "قد ذکرنا فی الجواب عن السوال السابع ان النسوة المسلمات لاینبغی لهن السفر الی بلاد غیر المسلمین للدراسة او الاکتساب واما اذا کانت المرأة قد توطنت احدی هذا البلاد مع محارمها ثم بقیت مفردةً بموت محارمها او انتقالهم من ذالک المکان بسبب ما فانه لامانع من الاقامة بمفردها مادامت ملتزمة باحکام الشرع فی الحجاب (ص ۳۳۷) "اگر اس عبارت میں "قد توطنت الخ" کے بجائے اس طرح کے الفاظ ہوتے تو زیادہ مناسب تھا "امااذا اقامت المرأة وانتهیٰ عمل سفرها ثم بقیت مفردةً بموت محارمها او انتقالهم من ذالک المکان بسبب ما فانه لامانع من الاقامة بمفردها اذا لم تکن فتنة ومادامت ملتزمة باحکام الشرع فی الحجاب . واللہ اعلم" یہ تفصیل تو اس صورت میں ہے جبکہ اس حکم کو عام رکھا جائے، اور کہا جائے کہ مدتِ مسافت کے بعد بغیر وطنیت کے مطلقاً قیام منع ہے، خواہ وہ قیام بلا محرم مختصر ہی کیوں نہ ہو اور فتنہ وغیرہ سے خالی بھی ہو، حالانکہ اوپر کی تفصیل سے واضح ہوا کہ مدتِ مسافت کے بعد اگر عورت کہیں بغیر محرم کے قیام کرتی ہے تو عند عدم الفتنہ اس کی گنجائش ہے۔ لیکن اگر اس کو غیر مسلم ملک کے ساتھ خاص رکھا جائے، اور یہ کہا جائے کہ وہاں بغیر وطنیت کے عورت کا بغیر محرم کے تنہا رہنا فتنہ سے خالی نہیں "لان المرأة فی بلاد غیر المسلم تکون غریبة بغیر التوطن "تو یہ ایک الگ مسئلہ ہے، مگر اس صورت میں بھی عدم جواز کی بنیاد فتنہ ہی قرار دی جائے گی، لیکن بحوث کی ظاہری عبارت اور مستدلات کے پیش نظر اس کا یہ محمل بعید معلوم ہوتا ہے)

ہماری گزشتہ اس تمام تر تفصیل سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے بغیر محرم کے شرعی مسافتِ سفر طے کرنا (نص کی وجہ سے) ناجائز ہے اور اس کے علاوہ جتنی صورتیں ہیں خواہ شرعی مسافت سفر سے کم کی ہوں یا اقامت کی ان کے عدم جواز کی علت "خوف فتنہ" ہوگی، نہ کہ محض مسافت سفر، لہٰذا اگر عورت کے قیام کی کوئی ایسی صورت ہو جس میں خوف فتنہ نہ ہو تو محض اس کو مسافت سفر شرعی پر قیاس کرتے ہوئے ناجائز نہیں کہا جائے گا بلکہ اس صورت میں پردہ وغیرہ کی شرعی تمام قیود وحدود کا لحاظ رکھتے ہوئے قیام کی اجازت ہوگی اور اس پر اقامت یا حضر کے تمام وہ جزئیات صادق آئیں گے جس میں عورت کے لئے کسی جگہ ٹھہرنے کے لئے پردہ وغیرہ کے احکامات کا بیان کیا گیا ہے۔

ملاحظہ: بعض شرکائے مجلس کا میلان اس طرف تھا کہ بلاتحدید مسافت اصل بنیاد فتنہ پر ہونی چاہئے، اور اگر فتنہ نہ ہو تو تین دن سے زیادہ کی اجازت کی بھی ہونی چاہئے۔ مگر اکثر احباب نے تین دن والی روایت اور فقہاء حنفیہ کے اس کو ترجیح دینے اور اس موقف کے نص کے خلاف ہونے کی وجہ سے اتفاق نہیں کیا البتہ اکثر احباب کی رائے یہ تھی کہ نص میں تو ایک دن، دو دن اور تین دن کی (علی اختلاف الروایات) صراحت ہے، جس میں فقہاء حنفیہ نے تین دن والی روایت کو ترجیح دی ہے، اور پھر تین دن کی تحدید اڑتالیس میل کے ساتھ فقہاء کرام کے اجتہاد پر مبنی ہے، اور یہ اڑتالیس میل اس وقت کے لحاظ سے ہیں جبکہ اتنی تیز سواریاں ایجاد نہیں ہوئی تھیں جو آج کے دور میں موجود ہیں، لہٰذا آج کل کی تیز ترین سواریوں کے ذریعے سے سفر کرنے میں اور موجودہ دور کی سفری ضروریات وحالات کے پیش نظر اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ فتنہ نہ ہونے کی صورت میں اڑتالیس میل سے زیادہ کی محفوظ اور ضرورت والے سفر میں اڑتالیس میل کے بجائے کہاں تک گنجائش ہوسکتی ہے، اس موضوع پر اہل فتویٰ حضرات کے مستقل غور کرنے کی ضرورت ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ واتمہ احکم

ناقل بندہ عبدالکریم عثمان

دارالافتاء: ادارہ غفران - راولپنڈی

مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ

Scanned by CamScanner

محترم و مکرم مفتی دارالافتاء دارالعلوم کراچی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!! کیا ایک بالغ لڑکی ایک مدرسۃ البنات میں اقامت اختیار کرکے دینی تعلیم حاصل کرسکتی ہے جبکہ اطمینان بخش و تسلی بخش [illegible] احتیاطی قیود و تدابیر موجود ہیں اور کسی قسم فتنہ کا امکان نہ ہو جبکہ مدرسہ مسافت سفر کے فاصلہ پر ہو یا نہ ہو؟

چونکہ بعض علماء بالغ لڑکیوں کو مذکورہ بالا قسم کے مدرسوں میں اپنے محرم کی عدم موجودگی میں پڑھنا جائز نہیں سمجھتے شاید وہ اس صورت کو عورت کی حج کے احکامات پر محمول کرتے ہیں۔ امید ہے سوال کا واضح جواب دینگے۔ اللہ رب العزت اراکین دارالافتاء کو جزائے دارین عطا فرمائے! آمین! منتظر

والسلام

المستفتی آصف محمود [illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر مدرسۃ البنات شرعی مسافت سفر پر ہو تو بالغ لڑکیوں کا بغیر محرم کے سفر کرنا اور وہاں قیام کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اور اگر شرعی مسافت سفر سے کم پر ہو تو بھی بالغ لڑکیوں کا بغیر محرم کے تعلیم وغیرہ کیلئے مستقل ٹھہرنا اور قیام کرنا فتنہ سے خالی نہیں ہے، اگرچہ مدرسہ کا تسلی بخش انتظام ہو اور سخت احتیاطی قیود اور تدابیر بھی اختیار کرلی گئی ہوں، کیونکہ آجکل فتنوں کا دور دورہ ہے، خدانخواستہ کوئی فتنہ کھڑا ہوگیا تو مدارس اور اہل مدارس اور اہل دین کی تذلیل ہوگی، اس لئے بہتر یہی ہے کہ خواتین کو ان کے گھروں تک پردے کے ساتھ آنے جانے کا انتظام و اہتمام کیا جائے اور ان کو مدرسہ میں ٹھہرانے سے پرہیز کیا جائے — (ماخذہ رجسٹر دارالعلوم کراچی) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد برہان الدین عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۱۵ / ۶ / ۱۴۱۸ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۵-۶-۱۴۱۸ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
نائب مفتی دارالافتاء دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۱۵-۶-۱۴۱۸ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۸-۶-۱۴۱۸ھ

(مہر) مفتی [illegible] دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۲۲-۶-۱۴۱۸ھ
نائب مفتی دارالافتاء دارالعلوم کراچی

(مہر) دارالافتاء دارالعلوم کراچی
[illegible]

Scanned by CamScanner

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	تبویب	عنوان

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں ذکر کردہ مسئلہ ''قیام المرأۃ بغیر محرم'' کے بارے میں حضرت کی طرف مراجعت کی گئی حضرت نے فرمایا کہ میرے نزدیک عورت کے تنہا رہنے کی وجہ ممانعت ''خوفِ فتنہ'' ہے، نہ کہ قیاس علی سفر المرأۃ۔ اور اسی فتنہ کی وجہ سے میرے نزدیک لڑکیوں کا اکیلئے مدرسہ میں قیام کرنا جائز نہیں اگر چہ اپنے شہر میں ہی ہو۔ کیونکہ یہاں فتنہ کا نہ صرف خوف ہے بلکہ یہ فتنہ کا متحقق ہے اسلئے مطلقاً ممانعت ہونی چاہیئے۔ نیز یہ کہ عورت کا عالمہ بننا کوئی فرض واجب تو ہے نہیں اور یہ ضرورت گھروں سے آنے کی صورت میں بھی پوری ہوسکتی ہے اسلئے مدرسہ میں قیام بلاضرورتِ شرعیہ ہے۔

اور جب عورت تعلیم کے لئے سفر کر کے دوسرے ملک جائیگی اور وہ بھی مغربی ممالک میں جہاں بے حیائی بہت زیادہ ہے تو اس میں یہ خوف فتنہ اور بڑھ جاتا ہے اسلئے وہاں کسی عورت کا بلامحرم رہنا بطریق اولیٰ ناجائز ہوگا۔

ہاں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی عورت اپنے محارم کے ساتھ مغربی ممالک گئی اور وہاں اس کے محارم فوت ہوگئے یا کسی اور وجہ سے اس سے جدا ہوگئے اب عورت وہاں تنہا رہ گئی اسکے لئے تنہا رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو ایسی مجبوری میں اس کے لئے وہاں قیام کرنے کی گنجائش ہے۔

اور بحوث کی عبارت میں اس مجبوری کی صورت کا ذکر ہے اور اس کی ایک مثال ذکر کی گئی ہے کہ عورت نے وہاں اپنے محارم کے ساتھ توطن اختیار کیا اور پھر کسی وجہ سے وہ تنہا رہ گئی تو اس مجبوری میں وہاں وہ قیام کرسکتی ہے۔ تو یہاں توطن کی قید احتراز کے لئے نہیں ہے کہ توطن کی صورت میں تو عورت کا تنہا قیام جائز ہے اور بلا توطن چند دن قیام کرے تو ناجائز ہے، یہ مطلب تو بدیہی البطلان ہے۔ بلکہ یہ بطور مثال کے ہے کہ اگر کوئی ایسی مجبوری کی صورت پیش آجائے تو اس میں عورت کو وہاں قیام کی اجازت ہے۔ لہٰذا اگر اور کوئی مجبوری کی صورت پیش آجائے تو اس میں بھی عورت کو وہاں تنہا قیام کی گنجائش ہوگی۔ لیکن بغرض تعلیم عورت کا وہاں جانا اور تنہا قیام کرنا اس میں کوئی مجبوری نہیں اور فتنہ متحقق ہے اسلئے اس کی اجازت ہرگز نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۱-۶-۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۹-۶-۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۲۲-۶-۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۶/۶/۱۴۲۴ھ

(حاشیہ:) قیام المرأۃ بغیر محرم کی وجہ ممانعت خوف فتنہ ہے نہ کہ قیاس علی سفر المرأۃ

Scanned by CamScanner